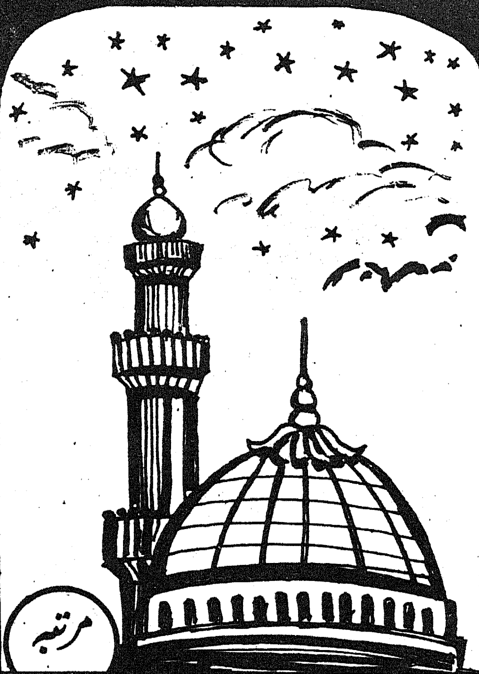
نکاح کے احکام

مسائل

طریقہ

خطبۂ نکاح

خصوصی دُعا



مرتبہ

مولانا الحاج غلام نبی شاہ

مینار بکڈپو چار مینار حیدرآباد۔ ۲

ھدیہ: RS. 2/50

نکاح

نکاح

نکاح کے معنیٰ لغت میں جماع کے ہیں اور اصطلاحِ فقہ میں نکاح ایک مخصوص عقد کا نام ہے جس سے مرد قصداً عورت سے نفع اٹھانیکا مجاز ہوتا ہے۔

(ایجاب وقبول کے مجموعہ کا نام نکاح ہے ۱۲)

نکاح کے صفات

اختلافِ حالات کے لحاظ سے نکاح کے صفات بھی مختلف ہیں

۱ سنت موکدہ —— اگر جماع کی خواہش اعتدال پر ہو یعنی بہت زیادہ ہو اور نہ بالکل کم ہو تو سنت موکدہ ہے۔

۲ واجب —— اگر جماع کی خواہش غالب ہو یعنی نکاح نہ کیا جائے تو زنا میں مبتلا ہوجانیکا خوف ہے

۳ فرض —— اگر جماع کی خواہش بے حد غالب ہو یعنی نکاح نہ کیا تو زنا میں مبتلا ہوجانیکا یقین ہو۔

اہم شرط

ان تینوں صورتوں میں زوجہ کے حقوق (مہر، نفقہ وغیرہ) کی ادائی پر قدرت ہونا بھی شرط ہے۔ ۱۲

۴ مکروہ تحریمی — اگر زوجہ پر ظلم کا خوف ہو۔

۵ حرام — اگر زوجہ پر ظلم کا یقین ہو۔

نکاح کے ارکان

○ نکاح کا رکن صرف ایجاب و قبول ہے ○

ایجاب و قبول

ایجاب و قبول اس گفتگو اور اقرار کو کہتے ہیں جو مرد اور عورت میں باہم تعلق زوجیت پیدا کرنے کے لئے ہو۔ پہلے جسکی گفتگو ہو (خواہ عورت کی ہو یا مرد کی) اس کا نام ایجاب ہے اس کے بعد دوسرے کے اقرار کا نام قبول ہے۔

ماضی

ایجاب و قبول دونوں کا یا دونوں میں سے ایک کا ماضی کے لفظ سے ادا ہونا (جس سے سمجھا جائے کہ نکاح ہو چکا ہے) مثلاً عاقدین میں سے ایک کہے کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کر لیا دوسرا کہے کہ مجھے منظور ہے۔

تحریری ایجاب و قبول

تحریر بھی لفظ کے حکم میں ہے بشرطیکہ کاتب حاضر نہ ہو بلکہ غائب ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی عورت

کو لکھ بھیجے کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کیا۔ عورت دو آدمیوں کو گواہ بنا کر کہے کہ فلاں شخص کی یہ تحریر میرے پاس آئی ہے لہٰذا میں نے اپنے آپ کو اُسکے عقد نکاح میں دیا تو یہ ایجاب و قبول صحیح اور نکاح منعقد ہو جائیگا

خبردار! اگر کاتب حاضر ہو تو پھر تحریر لفظ کے حکم میں نہیں بلکہ فعل کے حکم میں ہے اسکے ذریعہ ایجاب و قبول کا ادا کرنا صحیح نہ ہوگا۔

ایک ہی مجلس کی پابندی

اگر عاقدین میں سے کوئی شخص حاضر نہ ہو بلکہ اپنی تحریر بھیجی ہو تو جس مجلس میں وہ تحریر پڑھی جائے اسی مجلس میں قبول کا ارادہ ہونا ضروری ہے (اگر تحریر ایک مجلس میں پڑھی جائے اور قبول دوسری مجلس میں ادا ہو تو صحیح نہ ہوگا)

مجلس بدل جانے کی صورتیں

ایجاب و قبول کے درمیان کوئی ایسا فعل نہ ہونے پائے جو ایجاب سے اعراض (ناراض ہونے) پر دلالت کرتا ہو۔ اگرچہ قصداً اعراض نہ کیا گیا ہو۔ بیٹھے سے اٹھ کھڑے ہونا کسی سے باتیں شروع کر دینا۔ کچھ کھا لینا (بشرطیکہ وہ ایک لقمہ سے زائد ہو) کچھ پی لینا (بشرطیکہ وہ چیز پہلے سے ہاتھ میں نہ ہو) لیٹ کر سو رہنا۔ نماز پڑھنے میں مصروف ہو جانا چلنا پھرنا اور اسی قسم کے افعال اگر ایجاب و قبول کے درمیان واقع ہو جائیں

تو مجلس ایک ہونا نہ سمجھا جائیگا یعنی ان افعال کے بعد قبول ادا کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا۔

مجلس نہیں تو نکاح بھی نہیں

اگر عاقدین چلنے کی حالت میں ایجاب و قبول کریں (خواہ پیدل چل رہے ہوں یا سواری میں) تو نکاح نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس صورت میں ایجاب و قبول دونوں کی مجلس ایک نہیں رہ سکتی۔ البتہ کشتی پر سوار ہوں اور وہ چل رہی ہو اور ایجاب و قبول کریں تو درست ہے

مہر کی نزاکت

اگر کوئی مرد کہے میں نے تیرے ساتھ سوا سو روپے مہر کے عوض نکاح کرتا ہوں عورت کہے کہ میں نے نکاح تو منظور کیا مگر یہ کم مہر منظور نہیں پس ایسی حالت میں نکاح نہ ہوگا کیوں کہ قبول ایجاب کے مخالف ہے۔

عورت مختار ہے

اگر قبول عورت کی طرف سے ہو وہ مرد کے مقرر کئے ہوئے مہر سے کم مقدار کو قبول کر لے تو قبول مخالفِ ایجاب نہ سمجھا جائے گا اور نکاح ہو جائیگا۔

مشروط نکاح

ایجاب و قبول کا آئندہ وقت کی طرف منسوب یا کسی شرط پر معلق نہ ہونا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے تیرے ساتھ کل نکاح منظور ہے یا فلاں بات ہو جائے تو میں نے تیرے ساتھ نکاح

منظور کیا تو صحیح نہ ہوگا۔

عاقدین میں رابطہ عاقدین میں سے ہر ایک کا دوسرے کے کلام کو سننا یا اس چیز کو سننا جو کلام کے قائم مقام ہو جیسے تحریر۔ پس اگر ایک عاقد دوسرے عاقد کے کلام یا تحریر کو نہ سنے اور قبول کرے تو صحیح نہیں۔

خبردار اگر عورت کے نام میں یا عورت کے باپ کے نام میں غلطی ہو جائے (اور عورت حاضر مجلس نہ ہو) تو نکاح نہ ہوگا۔ اگر حاضر مجلس ہو تو نکاح ہو جائیگا۔

نکاح آسان ہے

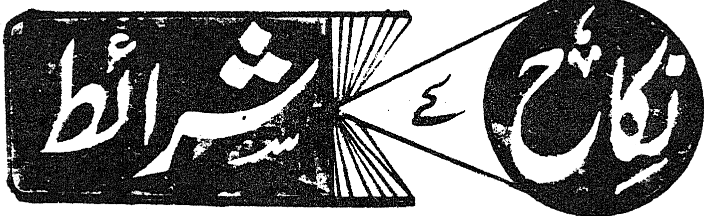
زبردستی ایجاب وقبول ایجاب وقبول کا دلی رضامندی سے ادا کرنا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کسی کی زبردستی یا کسی کے مجبور کرنے سے یا ہنسی مذاق ہی میں ایجاب وقبول کے الفاظ زبان سے نکال دے تو بھی نکاح ہو جائیگا۔

ایجاب و قبول کی زبان ایجاب وقبول کے الفاظ کا خاص عربی زبان ہی میں ادا ہونا شرط نہیں جس زبان میں چاہیں ادا کرلیں (درست ہے) ایجاب وقبول کے معنی سے پوری طرح

واقف ہونا شرط نہیں، صرف اس بات کا جان لینا کافی ہے کہ ان الفاظ سے نکاح ہو جاتا ہے۔

الفاظ میں غلطی

اگر ایجاب و قبول میں غلط لفظ استعمال کیا جائے (مثلاً نکاح کی جگہ نقاح یا قبول کی بجائے قابول وغیرہ) تو اس صورت میں جبکہ استعمال کرنیوالا شخص صحیح لفظ سے ناواقف ہو یا غلط لفظ کا عام طور پر بول چال میں رواج ہو گیا ہو تو نکاح ہو جائیگا، ورنہ نکاح نہ ہوگا۔



○ عورت کا محرمات میں سے نہ ہونا ○ عاقدین کا عاقل و بالغ اور آزاد ہونا ○ مجنون و نابالغ اور غلام کیلئے ان کے اولیا کی اجازت ہونا ○ عورت کیلئے (خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ) اگر وہ غیر کفو سے نکاح کرنا چاہے تو اولیاء کا راضی ہونا شرط ہے ○ دو گواہ ہونا۔ ○ نکاح کو کسی مدت کیساتھ مقید نہ کرنا۔

پہلی شرط: عورت کا محرمات میں سے نہ ہونا

اسبابِ تحریم ۹ ہیں

۱۔ قرابت (نسبی رشتہ)

۲۔ مصاہرت (سسرالی رشتہ) ۳۔ رضاعت (دودھ کا رشتہ)
۴۔ اجتماع (زوجہ کے ساتھ اسکی بہن یا خالہ یا پھوپی کو جمع کرنا)
۵۔ لونڈی غلام اس زمانہ میں معدوم ہیں۔
۷۔ شرک (مجوسیہ، بت پرست عورت سے نکاح کرنا)
۸۔ مطلقہ ثلاثہ قبل تحلیل (زوجہ کو ۳ طلاق دینے کے بعد بغیر حلالہ ہونے کے اس سے نکاح کرنا)
۹۔ منکوحہ و معتدۂ غیر (یعنی کسی اور شخص کی منکوحہ یا عدت والی عورت سے نکاح کرنا)۔

پہلا سبب قرابت

نسبی رشتہ کی ۷ عورتیں حرام ہیں۔
۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بہن ۴۔ پھوپی
۵۔ خالہ ۶۔ بھتیجی ۷۔ بھانجی۔

۱۔ **ماں** سے وہ سب عورتیں مراد ہیں جنکی طرف عاقد کا نسب منتہی ہو۔ خواہ ماں کے ذریعہ سے یا باپ کے ذریعہ مثلاً نانی۔ پڑنانی دادی۔ پڑدادی وغیرہ اخیر سلسلہ تک یہ سب عورتیں ماں کی تعریف میں داخل اور اصول کہلاتی ہیں۔

۲۔ **بیٹی** سے مراد وہ تمام عورتیں ہیں جنکا نسب عاقد کی طرف منتہی ہو مثلاً بیٹی، پوتی، پڑپوتی۔ نواسی، پڑنواسی وغیرہ اخیر سلسلہ تک یہ سب بیٹی کی تعریف میں داخل ہیں اور فروع کہلاتی ہیں۔

۳۔ بہن | بہن سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا نسب عاقد کے باپ یا ماں کی طرف منتہی ہو شلاً حقیقی یا علاتی یا اخیانی بہنیں۔ یہ سب بہن کی تعریف میں داخل ہیں اور ماں باپ کے فروع کہلاتی ہیں۔

(حقیقی) وہ اولاد جو اپنے ماں باپ سے ہو (علاتی) باپ کی اولاد جو اپنی ماں سے نہ ہو۔ (اخیانی) ماں کی اولاد جو اپنے باپ سے نہ ہو۔

۴۔ پھوپی | اس مرد کی بہن مراد ہے جس کی جانب عاقد کا نسب منتہی ہو (حقیقی ہو یا علاتی یا اخیانی) خواہ باپ کی بہن ہو یا دادا پڑدادا کی بہن اسی طرح نانا کی بہن یا پڑنانا کی بہن، یہ سب عورتیں پھوپی کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے اصول کی فروع کہلاتی ہیں۔

۵۔ خالہ | خالہ سے اس عورت کی بہن مراد ہے جس کی طرف عاقد کا نسب منتہی ہو (حقیقی ہو یا علاتی یا اخیانی) خواہ ماں کی بہن ہو یا نانی پڑنانی کی بہن۔ اسی طرح باپ کی خالہ ہو یا دادا نانا کی خالائیں یہ سب خالہ کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے اصول کی فروع کہلاتی ہیں۔

تنبیہ (پھوپی) (چچا) (خالہ) (ماموں) کی اولاد حرام نہیں۔ (ان سے نکاح جائز ہے)

۶۔ بھانجی | یعنی بہن کی بیٹی خواہ حقیقی بہن کی بیٹی ہو یا علاتی اور اخیاتی بہن کی یہ اور ان کی اولاد سب بھانجی کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے فروع کی فروع کہلاتی ہیں۔

خبردار ۱۔ یہ تمام رشتے خواہ نکاح سے ہوں یا زنا سے ہر حال میں حرام ہیں! (البتہ زنا کی علاتی بہن اور علاتی پھوپی حرام نہیں) ۲. باپ کی زوجہ (علاتی ماں) کی لڑکی جو باپ کے صلب سے نہ ہو (یعنی باپ کی ربیبہ) حرام نہیں (اس سے نکاح جائز ہے) (۳) ان عورتوں کے سوا اور جس قدر عورتیں نسبی رشتہ کی ہیں سب سے نکاح جائز ہے۔

دوسرا سبب مصاہرت ۱۔ مصاہرت سسرالی رشتہ کو کہتے ہیں ۲۔ حرمتِ مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔ نیز صحبت کرنے سے (خواہ جائز طور پر یا ناجائز طور پر) اسی طرح امورِ قائم مقامِ زنا کے ارتکاب سے بھی بشرطیکہ وہ عورت جس سے صحبت یا امورِ قائم مقامِ زنا کا ارتکاب کیا جائے۔ لائق شہوت ہو اور زندہ ہو (صغیرہ اور میت کی صحبت سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی) ۳۔ سسرالی رشتہ کی حسب ذیل عورتیں حرام ہیں۔

۱۔ اس عورت کے اصُول (ماں۔ نانی۔ دادی وغیرہ) جس سے صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچہ صحبت[1] یا خلوتِ[2] صحیحہ کی نوبت نہ آئی ہو ۲۔ اس عورت کے فروع[3] جس سے نکاح صحیح ہونے کے بعد صحبت بھی ہو چکی ہو۔

---

[1] : فروع کے حرام ہونے کے لئے صحبت شرط ہے لیکن اصُول کے حرام ہوتے کے لئے صحبت شرط نہیں صرف نکاح کافی ہو۔ ۱۲

[2] خلوتِ صحیحہ نام ہے زوجین کے ایک جگہ جمع ہونیکا اس طور پر کہ کوئی چیز مانع جماع نہ ہو ۱۲

[3] : بیٹی۔ نواسی۔ پوتی وغیرہ ۱۲۔

تنبیہ جس عورت کے ساتھ صرف نکاح ہوا ہو مگر صحبت کی نوبت نہ آئی ہو اسکی اولاد (ربائب) حرام نہیں۔

۳۔ اس عورت کے فروع جس سے ناجائز طور پر صحبت کی گئی ہو۔

۴۔ اس عورت کے اصول جس سے ناجائز طور پر صحبت کی گئی ہو۔

۵۔ وہ عورتیں جن سے اپنے باپ دادا، نانا پڑنانا وغیرہ کا صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچہ صحبت یا خلوتِ صحیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۔

۶۔ وہ عورتیں جن سے اپنے باپ دادا نانا پڑنانا وغیرہ نے ناجائز طور پر صحبت کی ہو۔

۷۔ وہ عورتیں جن سے اپنے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ کا صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچہ صحبت یا خلوت صحیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۔

۸۔ وہ عورتیں جن سے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ نے ناجائز طور پر صحبت کی ہو۔ **تنبیہ** ۱۔ سسرالی رشتہ کی اسی قدر عورتیں حرام ہیں ان کے سوا اس رشتہ کی دوسری عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ ۲۔ اپنے فرزند کے زوجہ کی بیٹی جو فرزند کے صلب سے نہ ہو حرام نہیں۔

زنا کے قائم مقام امور

توضیح کسی عورت کی شرمگاہ[1] کو دیکھنا یا اُسکے بدن[2] کو چھونا یا اُسکا بوسہ[3] لینا یا اُس کو لپٹا لینا یہ سب امور زنا کے قائم مقام ہیں۔

جبکہ شروط ذیل موجود ہوں۔ (۱) یہ امور شہوت[4] کی حالت میں صادر ہوں

(۲) عورت اور مرد دونوں بالغ یا قریب البلوغ قابل شہوت ہوں

(۳) ان امور کے بعد[5] مرد کو انزال نہ ہو جائے۔

تنبیہ بدن کو چھونے یا لپٹانیکی حالت میں کوئی ایسا کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو جو ایک کو دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس ہونے سے مانع ہو۔

تنبیہ دیکھنا خاص کر شرمگاہ کا مراد ہے نہ کہ اُسکے عکس کا جو آئینہ یا پانی میں نظر میں نظر پڑے۔

ف۱ شرمگاہ سے، شرمگاہ کا اندرونی حصہ مراد ہے ۱۲۔ ف۲ خواہ کسی عضو کو چھوے ۱۲

تنبیہ سر کے بال اگر لٹکے ہوئے نہ ہوں بلکہ سر کے اوپر جمے ہوئے ہوں تو وہ بھی بدن کی تعریف میں داخل ہیں ورنہ نہیں ۱۲۔ ف۳ اسی طرح کسی عورت کا مرد کے عضوِ تناسل کو دیکھنا یا اسکے بدن کو چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اسکو لپٹا لینا یہ امور قائم مقام زنا میں داخل ہیں۔ ۱۲ ف۴ خواہ وہ مرد عورت دونوں شہوت میں موجود ہوں یا فرق کسی ایک میں۔

تنبیہ شہوت شرمگاہ کو دیکھنے یا بدن کے چھونے کے وقت کی معتبر ہے اگر اس وقت موجود نہ ہو بلکہ بعد میں پیدا ہو تو وہ قابلِ اعتبار نہیں۔ ۱۲ ف۵ یعنی چھونے یا دیکھنے کے بعد انزال نہ ہو جائے ورنہ حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ ۱۲

(۴)۔ امورِ قائم مقام زنا کے ارتکاب سے بھی سسرالی رشتہ قائم ہوجائیگا یعنی جس طرح نکاح اور زنا سے عورت کے اصول و فروع مرد پر اور مرد کے اصول و فروع عورت پر حرام ہوجاتے ہیں اسی طرح امورِ قائم مقامِ زنا سے بھی ہر ایک کے اصول و فروع دوسرے پر حرام ہوجائیں گے۔ (۵) امورِ قائم مقامِ زنا کا ارتکاب خواہ عمداً کیا جائے یا بھولے سے یا دھوکے سے یا کسی مجبوری سے یا جنوں کی حالت میں یا نشہ میں سب کا حکم یکساں ہے مثلاً

خبردار

• کسی شخص نے اندھیرے میں کسی اجنبیہ عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر لپٹا لیا تو اب اُس عورت کے اصول و فروع اس شخص پر حرام ہوجائیں گے (یعنی ان سے نکاح نہ کرسکیگا) • کسی شخص نے نشہ میں اپنی بی بی کی ماں کا بوسہ لے لیا تو اب اس کی بی بی اُس پر حرام ہوجائے گی • اگر کوئی شخص براہ تمسخر یا یوں ہی کہہ دے[۱] کہ میں نے اپنی ساس سے جماع کیا تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔ (یعنی اس شخص کی بیوی اُس پر حرام ہوجائیگی)

خبردار

خبردار

تیسرا سبب رضاعت

۱۔ مدت مقررہ (دوسال) کے اندر کسی عورت کا دودھ پینے کو رضاعت کہتے ہیں

۱؎ پھر اگر اس سے رجوع کرے یعنی کہے کہ میں نے غلط کہا تو وہ لائق تصدیق نہیں ۔ ۱۲

۲۔ دودھ پینے کی وجہ سے دودھ پینے والے اور دودھ پلانے والی کے درمیان نسب کی طرح رشتہ قائم ہوجاتا ہے۔ مثلاً دودھ پلانے والی عورت دودھ پینے والے بچے کی رضاعی ماں اور اس عورت کا شوہر جس کے سبب سے یہ دودھ پیدا ہوا ہے اُس بچے کا رضاعی باپ اور ان ماں باپ کی اولاد (خواہ نسبی ہوں یا رضاعی) اس بچے کے رضاعی بھائی بہن اور ان ماں باپ کے ماں باپ وغیرہ اس بچے کے رضاعی نانا نانی دادا دادی وغیرہ (۳) مدت مقررہ دو سال کے اندر دودھ پینے سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح نسب سے ہوتی ہے (۴) اسی طرح سسرالی رشتہ کو خیال کرنا چاہیئے کہ سسرال رضاعی رشتہ کے لوگوں سے بھی نکاح حرام ہے۔ مثلاً منکوحات کے رضاعی اصول سے یا رضاعی اصول و فروع کی منکوحات سے

● زوجہ کا دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ شوہر گنہگار ہوگا جبکہ بلا ضرورت پیا ہو ● اگر کسی بچے کو کئی عورتوں کا دودھ پلایا جائے تو ان سب عورتوں سے اُس کا رشتہ قائم ہوجائے گا گو کہ کسی کا دودھ کم کسی کا زیادہ ہو۔

چوتھا سبب — اجتماع

اجتماع یعنی ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا۔ اجتماع کی دو قسمیں ہیں

۱۔ محارم کا جمع کرنا ۲۔ اجنبیات کا جمع کرنا۔

پہلی قسم — محارم کا جمع کرنا

عقد صحیح میں دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے

اسی طرح بیوی کی پھوپی یا بیوی کی خالہ کو جمع کرنا بھی حرام ہے۔

دوسری قسم — اجنبیات کا جمع کرنا

اگر کسی شخص کے نکاح میں ۴ عورتیں موجود ہوں اسکے باوجود مزید عورتوں سے نکاح کرے تو بعد کے تمام نکاح باطل ہوں گے۔

خبردار شریعت نے جس قدر نکاحوں کی اجازت دی ہے اُن سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہے۔

پانچواں و چھٹواں سبب

لونڈی اور غلام سے مراد نوکر چاکر یا محض پروردہ لڑکے اور لڑکیاں وغیرہ نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو دار الحرب سے جہاد میں گرفتار ہوکر آئے ہوں چونکہ یہ اس زمانہ میں معدوم ہیں اسی لئے اسکے تفصیلی احکام نہیں لکھے گئے۔

ساتواں سبب شرک

مشرکہ مجوسیہ (بت پرست آتش پرست) وغیرہ عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح مرتدہ سے بھی نکاح ناجائز ہے (مرتدہ وہ عورت جو مسلمان رہی ہو اس کے بعد اسلام سے پھر گئی ہو)

مسلمان عورت مرد

مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں۔ (چونکہ عورت محکوم ہوتی ہے) مسلمان مرد اہلِ کتاب[1] عورت سے نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ بت پرستی نہ کرتی ہو (بہتر یہ ہے کہ تا امکان ان سے نکاح نہ کرے ۱۲)

[1] یہود و نصاریٰ

اہل السنت والجماعت مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جن کے عقائد کفر تک نہ پہنچے ہوں اُن سے مناکحت واقع ہو وہ بہ اعتبار اصل جائز ہے لیکن اہل السنت والجماعت اپنی لڑکی کسی دوسرے فرقے والے کو کبھی نہ دیں کیونکہ عورت محکوم ہوتی ہے اندیشہ ہے کہ وہ بھی شوہر کا مذہب اختیار کرلے۔

آٹھواں سبب — مطلقہ ثلاثہ قبل تحلیل جو شخص اپنی زوجہ کو ۳ طلاق دیدے (خواہ ایک ہی وقت یا مختلف اوقات میں) تو اسکی زوجہ اسکے نکاح سے اس طرح باہر ہوجاتی ہے کہ اب اس شخص کو اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے، البتہ اگر یہ عورت ختم عدت کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور اس سے ہم بستری بھی ہو جائے اور اسکے بعد (یہ دوسرا شوہر) اسکو طلاق دیدے تو عدت گذرنے کے بعد پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔ (اصطلاحِ فقہ میں اسکو حلالہ کہتے ہیں) اب اس سے پہلا شوہر نکاح کرسکتا ہے۔

نواں سبب — منکوحہ معتدۂ غیر جو عورت کسی کے نکاح میں ہو یا عدت (عدتِ طلاق یا عدتِ وفات) میں ہو اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔

نکاحی حاملہ عدت کے تحت نکاحی حاملہ بھی آگئی یعنی جس عورت کو نکاح سے حمل ہو اس سے وضع حمل تک نکاح حرام ہے۔

زنا کا حمل

جس عورت کو زنا کا حمل ہو اُس سے نکاح جائز ہے لیکن وضع حمل سے قبل اس سے صحبت درست نہیں ہاں اگر اس عورت سے زانی ہی نکاح کرے تو اس کے لئے صحبت بھی درست ہے

ولایت نکاح کی ترتیب

اَولیاء کی تفصیل

آدمی کا ولی اولاً عصبہ بنفسہٖ ہے

۱۔ اپنے فروع ہیں یعنی بیٹا اگر وہ نہ ہو تو پوتا پھر پرپوتا اخر سلسلہ تک پھر ۲۔ اپنے اصول یعنی

۱ عُصبہ بنفسہٖ اسمیں مقدم

باپ پھر دادا پھر پردادا ۳۔ باپ کے فروع یعنی بھائی اول حقیقی پھر علاتی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر علاتی بھائی کا بیٹا پھر ان کی اولاد ترتیب وار اخر سلسلہ تک پھر ۴۔ دادا کے فروع یعنی چچا اول حقیقی پھر علاتی پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا پھر ان کی اولاد ترتیب وار اخیر سلسلہ تک پھر باپ کا چچا اسکی اولاد پھر دادا کا چچا پھر اس کی اولاد ترتیب وار اخر سلسلہ تک پھر (۲) ماں پھر (۳) دادی پھر نانی پھر (۴) بیٹی پھر پوتی پھر پردتی پھر نواسی پھر پڑنواسی اخیر سلسلہ تک پھر (۵) نانا پھر (۶) بہن اول حقیقی پھر علاتی پھر اخیافی پھر ان تینوں کی اولاد ترتیب وار اخر سلسلہ تک (ان میں مرد عورت دونوں برابر ہیں) پھر ۷۔ بقیہ ذوی الارحام اسمیں مقدم

۱. پھوپی ہے، پھر ۲. ماموں پھر ۳. خالہ پھر ۴. چچا کی بیٹیاں پھر ۵. پھوپی کی اولاد پھر ۶. ماموں کی اولاد پھر ۷. خالہ کی اولاد پھر ۸. مولی الموالات پھر ۹. بادشاہِ اسلام پھر ۱۰. قاضی (مسلمان حاکم عدالت) پھر ۱۱. قاضی کا نائب۔

تنبیہ ۱ اولیاء نمبر ۱ کی موجودگی میں نمبر ۲ کے اولیاء کو نکاح کرانے کا اختیار نہیں اسی طرح نمبر ۲ کی موجودگی میں نمبر ۳ کو علیٰ ہذا آخر تک۔ البتہ اولیاءِ مقدم ناراض نہ ہوں تو مابعد کے اولیا نکاح کرا سکتے ہیں۔ **تنبیہ ۲** اگر عورت کا کوئی ولی ہو تو پھر نکاح صحیح اور نافذ ہے خواہ کفو سے ہو یا غیر کفو سے۔

ولی کے اختیارات و احکام

ولی کو اختیار ہے کہ نا بالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جبراً کروا دے۔ باپ دادا کو یہاں تک اختیار حاصل ہے کہ خواہ صریح نقصان کے ساتھ نکاح کر دیں یا کسی غیر کفو کے ساتھ نکاح کر دیں ہر حال میں نکاح درست ہے (اور اولاد کو بالغ ہونے کے بعد اس نکاح کے فسخ کرانے کا حق نہیں)

دوسری شرط بالغہ کی رضامندی

بالغہ عورت کے نکاح میں خود اس کی رضامندی شرط ہے۔

۲. نکاح کی اطلاع پر خود اس کا سکوت کر لینا یا ہنستا یا رونا داخل

رضامندی ہے بشرطیکہ نکاح خاص باپ یا دادا نے کردیا ہو

تیسری شرط — مجنون اور نابالغ کا نکاح

۱۔ مجنوں اور نابالغ لڑکا لڑکی کو اپنا نکاح آپ کرلینے کا اختیار نہیں ہے ۲۔ اگر مجنون یا نابالغ لڑکا لڑکی ولی کی اجازت و حضوری کے بغیر اپنا نکاح آپ کرلیں یا کوئی دوسرا شخص کردے تو ایسا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ خواہ وہ قائم رکھے یا فسخ کردے۔

خیارِ بلوغ

۱۔ وہ اختیار جو بفور بلوغ حاصل ہو خیار بلوغ کہلاتا ہے ۲۔ نابالغ لڑکے لڑکیوں کو جو بفور بلوغ اپنے نکاح کے قائم رکھنے نہ رکھنے کا[1] اختیار رہے۔ بشرطیکہ نکاح باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو (یا ولی کی اجازت سے خود نابالغ نے کرلیا ہو ۱۲)

چوتھی شرط — کفو

شرع شریف میں اس امر کا بڑا لحاظ ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ ہو یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے نہ ہونے پائے جو اس سے کم درجہ کا ہو۔ کفو سے مراد کا نسب، حریت۔ اسلام۔ دیانت، مال، پیشہ میں عورت کے برابر یا اس سے بہتر ہو۔

ولی کا اختیار

اگر کوئی عورت اپنے اختیار سے اولیاء کی بلا رضامندی کسی کم درجہ مرد سے نکاح کرلے یا کبھی دھوکہ سے ایسا ہوجائے تو چونکہ

---

[1] اگرچہ زوجین میں ہمبستری کی نوبت آچکی ہو ۱۲

اس میں اولیاء کی توہین ہے لہذا اولیاء کے دفع عار کیلئے مرد کا عورت کے ہم کفو ہونا شرط ٹھرایا گیا اور اگر غیر کفو مرد سے نکاح ہوگیا ہو تو اولیاء کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ قاضی (حاکم عدالت) کے پاس شکایت پیش کریں اور ایسے نکاح کو فسخ کرادیں۔ ● اولیا سے اولیا عصبہ بنفسہ مراد ہیں اگرچہ غیر محرم ہوں۔

عورت کا اختیار

عورت نے یا اسکے اولیا نے مرد سے اس شرط پر نکاح کیا ہو کہ وہ کفو ہے یا اس مرد نے نکاح کرتے وقت عورت سے یا اسکے اولیاء سے کہا ہو کہ میں تمہارا کفو ہوں اور اس کے کہنے پر انھوں نے اعتبار کر کے نکاح کر دیا ہو اور نکاح کے بعد اس کا غیر کفو ہونا ظاہر ہوا ہو تو اس صورت میں عورت اور اسکے اولیا دونوں کو ایسے نکاح کے فسخ کرا دینے کا حق ہوگا۔

ف : نکاح غیر کفو عورت کے حاملہ ہونے یا اسکے بچہ تولد ہو جانے کے بعد فسخ نہ ہو سکیگا۔

پانچویں شرط — دو گواہ ہونا

۱. نکاح گواہوں کے بغیر صحیح نہیں ۲. دو گواہ مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ فقط عورتوں کی گواہی کافی نہیں اگرچہ چار ہوں ۳۔ دونوں گواہ عاقل اور بالغ ہوں ۴۔ دونوں گواہ ہوں (خواہ پرہیزگار ہوں یا فاسق) کافروں کی گواہی صحیح نہیں البتہ

رت کافرہ اہلِ کتاب ہو (جیسے یہود و نصاریٰ) اور مسلمان مرد
نکاح کرے تو اس کے نکاح میں کافر جو اسکے ہم قوم ہوں گواہ ہو سکتے ہیں
. دونوں گواہ طرفین کے ایجاب و قبول کو ایکساتھ سنیں۔



مہر وہ (زر جنس یا نقد) ہے جو بوجہ عقد نکاح شوہر کی طرف سے عورت کو اس معاوضہ میں ملنا چاہیئے کہ اسنے اپنے خاص منافع کا شوہر کو مالک بنا دیا۔

مہر کی اولاً دو قسمیں ہیں ۱۔ مہر مسمّٰی ۲۔ مہر مثل پھر ہر
ب کی دو قسم ہیں (۱) مہر معجل (۲) مہر موجل

مہر مسمّٰی | وہ مہر جو عقدِ نکاح کے وقت متعین کیا گیا ہو

مہر مثل مہر مثل وہ مہر جو عورت کے باپ کے خاندان کی ان عورتوں کا ہو جو حسبِ ذیل امور میں اس عورت کے مماثل ہوں

ر۔ جمال۔ مال۔ شہر۔ زمانہ عقل۔ دینداری۔ علم۔ ادب۔
لق۔ ان بیاہی یا شادی شدہ۔ صاحبِ اولاد ہونا یا نہ ہونا
ہر کا ان اوصاف میں یکساں ہونا۔



وہ مہر جو علی الفور ادا کیا جائے یا بفور مطالبہ ادا ہو۔



وہ مہر جو علی الفور نہیں بلکہ کسی میعاد پر اسکی ادائی موقوف ہو اور اگر کوئی میعاد متعین نہ ہو تو پھر بلحاظ

اس کی میعاد موت یا طلاق سمجھی جائے گی۔

کم مہر مہر کم سے کم دس درہم ہو (خواہ سکہ ہو یا چاندی) یا اتنی ہی مالیت کی کوئی چیز۔

درہم: درہم یا درم نقرئی سکہ کا نام ہے اور دس درہم اوزان کے لحاظ سے رتی کم دو تولے ہوئے بحساب فی تولہ ۱۱ ماشہ (لہٰذا کم سے کم مہر ۲¾ تولہ چاندی کی قیمت ہونی چاہیئے) (بحوالہ اسلامی فقہ مکمل صفحہ ۳۰۶)

زیادہ مہر مہر کی زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے جو شخص جس قدر چاہے مہر باندھ سکتا ہے لیکن استطاعت سے زیادہ باندھنا مکروہ ہے۔



کا



۱۔ لازم ہے کہ تقریب نکاح خلاف شرع امور سے پاک و صاف رہے ۲۔ مستحب ہے کہ عقدِ نکاح مسجد کے اندر کیا جائے ۳۔ مستحب ہے کہ مجلس نکاح علانیہ طور پر منعقد ہو اور اس میں ابرار و اخیار بھی شریک ہوں ۴۔ ضروری ہے کہ مجلس نکاح میں عاقد ہو اور عاقدہ کی طرف سے ولی یا وکیل یعنی اگر عاقدہ نابالغہ ہو تو اس کا ولی شریک رہے ۵۔ عقد نکاح سے قبل اگر ضرورت مصلحت مقتضی ہو تو

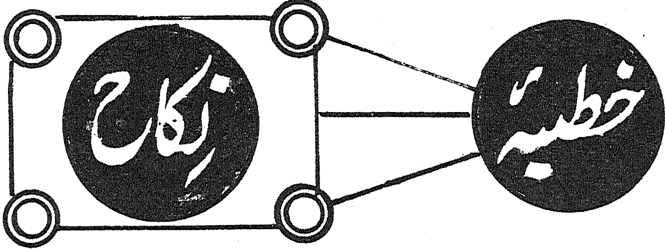
عاقد سے توبہ استغفار کرائی جائے صفت ایمان مجمل و مفصل اور کلمے پڑھائے جائیں چونکہ بعض اوقات نادانستہ آدمی کی زبان سے ایسے کلمے نکل جاتے ہیں۔ جن سے ایمان خلل واقع ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور لاعلمی حائل رہنے کی وجہ سے توبہ بھی نہیں کی جاتی اس لئے تجدید ایمان کا ہوجانا بہتر ہے تاکہ نکاح کی صحت میں تردد نہ رہے۔

۶۔ مجلس نکاح منعقد ہوجانے کے بعد عاقدہ بالغہ کا ولی یا وکیل گواہوں کے ساتھ عاقدہ کے پاس جائے اسکو سنائے کہ میں نے اپنی وکالت سے اس قدر مہر معجل / موجل کے عوض فلاں ابن فلاں کے ساتھ تمہارا نکاح کردیتا ہوں ان الفاظ کو گواہ بھی سن لیں اور اس امر کا اطمینان کرلیں کہ درحقیقت عاقدہ وہی عورت ہے جس کو الفاظ متذکرہ سنائے جارہے ہیں۔ اس موقعہ پر اگر عاقدہ بالغہ باکرہ اور اجازت لینے والا اس کا باپ یا دادا ہو تو عاقدہ کا سکوت بمنزلہ اجازت ہوگا (بلا آواز رونا یا ہنسنا بھی داخل اجازت ہے)

اگر عاقدہ بالغہ ثیبہ ہو یا اجازت لینے والا باپ دادا کے سوا اور شخص ہو تو ان دونوں صورتوں میں عاقدہ کا سکوت کافی نہیں بلکہ اسکو صریح طور پر زبان سے کہنا چاہیئے کہ "مجھے منظور ہے" یا "میں نے اجازت دی" ۷۔ اجازت کے بعد مسنون ہے کہ خطبۂ نکاح باآواز بلند پڑھا جائے۔ ۸۔ خطبہ نکاح عاقدہ کا ولی یا قاری النکاح یا

کوئی مردِ صالح پڑھے۔

خبردار! (مسئلہ) خطبۂ نکاح پڑھنا تو مسنون ہے مگر اس کا خاموشی سے سننا حاضرین پر واجب ہے ۱۲۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَقَالَ تَعَالٰى
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۝ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا
مَتَاعٌ ط وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْءَةُ
الصَّالِحَةُ ۝ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِىْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ
مِنِّىْ ۝ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۝
تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ ط فَاِنِّىْ مُكَاثِرٌ

بِكُمُ الْاُمَمَ ٥ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِذْ تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ
فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ ٥
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ ۙ
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا
يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ٥ نَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَنَا
مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ
وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ ۙ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ٥

خطبۂ نکاح کا مطلب

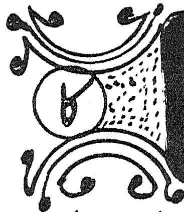
اللہ تعالیٰ کیلئے سب تعریف ہے ہم سب اُسی سے مدد اور مغفرت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اُسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے اُسکو کوئی بھی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ہی

ڈرو اور اسلام پر ہی مرنے مٹنے کا مصمم ارادہ کر لو۔
خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مان کر عمل پیرا ہوگیا وہ دنیا و دین میں کامیاب و کامران ہوگیا۔ اور جو اُس کا حکم نہ مانا وہ گمراہ ہوگیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا فائدے کا مقام ہے اور یہاں کا سب سے بہترین نفع نیک عورت ہے۔ اور نکاح میری سنت ہے جو میری سنت کو چھوڑ دے گا وہ ہم سے نہیں ہے اور جس نے شادی کر لی تو اُسنے آدھے دین اسلام کی تکمیل کی اور باقی آدھے دین کے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر حال میں ہر جگہ اور ہر وقت تمہارے ساتھ ہی ہے اور تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر بات کو سن رہا ہے۔

ایجاب و قبول کا طریقہ



جب خطبۂ ختم ہو جائے تو گواہوں کے روبرو، عاقد اور عاقدہ کا ولی یا وکیل باہم ایجاب و قبول ادا کریں اگر بطور خود ادا نہ کریں تو قاری النکاح ان سے ایجاب و قبول ادا کروائے۔ یعنی حسب ذیل الفاظ اُن کی زبان سے کہلوائے۔

الفاظِ ایجاب

(عاقدہ کا ولی یا وکیل عاقد سے کہے)

میں نے اپنی ولایت / وکالت سے اور مسمیان .... ابن .... ابن .... کی شہادت سے مسماۃ .... بنت .... کا نکاح بعوض .... مہر معجل / موجل آپ کے ساتھ کر دیا۔

الفاظ قبول

(عاقد اسکے جواب میں کہے)

میں نے اسکو قبول کیا۔ (ان الفاظ کا صرف ایک مرتبہ ادا ہونا کافی ہے لیکن ضرور ہے کہ ختم ایجاب کے معاً قبول ادا ہو اور ایجاب وقبول کو دونوں گواہ ایک ساتھ سنیں

ایجاب وقبول کے بعد عاقدین کی خیر و برکت کے لئے دعا کی جائے۔

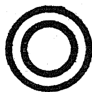


بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَسْعَدَ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا ط اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَسَيِّدَتِنَا حَوَّا عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ٥ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدَتِنَا هَاجِرَ وَسَيِّدَتِنَا سَارَةَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا يُوْسُفَ وَ سَيِّدَتِنَا زُلَيْخَا عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُوْسٰى وَسَيِّدَتِنَا صَفُوْرَا عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا سُلَيْمٰنَ وَسَيِّدَتِنَا بِلْقِيْسَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ

بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَسَیِّدَتِنَا خُدَیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَسَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِلْحَافِظِیْنَ وَلِاَھْلِ ھٰذَا الْمَجْلِسِ کُلِّھِمْ اَجْمَعِیْنَ ط سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o



بعد ختم دعا سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورہ اخلاص ۳ مرتبہ اور درود شریف ایک مرتبہ پڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے عالم اسلام اور جمیع مسلمانان عالم کی صلاح اور فلاح اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ ساتھ جمیع امتہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغفرت کے لئے مخفی دعا کریں۔ اس کے بعد کھجور وغیرہ لٹا دیں بشرطیکہ کسی کو ایذا نہ پہنچے ورنہ تقسیم کرنا مناسب ہے۔



مبارکبادی

نکاح ہوجانے کے بعد کھجور کا طبق لٹا دینا مستحب ہے بشرطیکہ ایذا نہ پہنچے ورنہ تقسیم کردینا چاہیئے۔ اور بغرض اعلان دف بجانا جائز ہے بشرطیکہ اسمیں جھانجھ نہ ہو۔

عزیز و اقربا اور دوست و احباب کو چاہیئے کہ وہ عاقدین کو اور اُن کے ماں باپ وغیرہ کو خندہ پیشانی سے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہوئے مبارکباد دیں۔

دعا

عاقدین کو ان الفاظ میں مبارکباد دیں۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو یہ نکاح مبارک کرے اور تم دونوں میں خوب خوب محبت بڑھے اور خوب خوب موافقت اور یکجائی بھلائی کے ساتھ رہے اللہ تعالیٰ تم دونوں کو دین اسلام اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رکھے اور آپ کو صالح اولاد عطا فرمائے۔

اور آپ کو دین و دنیا میں سرخرو کر دے آمین ثم آمین
بحق طٰہٰ و یٰسین ٥



زفاف (یعنی وہ شب جس میں زوجین کی یکجائی ہو) کے بعد عاقد کو حسب استطاعت دعوتِ ولیمہ کرنا مسنون ہے۔
ولیمہ مسنونہ میں لغویات اور اسراف سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔

سنت کی عظمت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت لوگوں پر واضح ہو جائے تو لوگ ایک ایک سنت کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر زندہ کریں گے۔ اور دین و دنیا کی عظمتوں اور برکتوں سے مالامال ہو جائیں گے۔ اا
الحمدللہ کہ سنت کی عظمت جان لو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ فسادامت کے زمانہ میں جو کوئی میری ایک سنت کو زندہ کرے گا اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔ گویا اس نے مجھ کو زندہ کیا! پس سے
سیرت پاک پر عمل کیجئے! اپنی مشکل کو آپ حل کیجئے!